Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16. X. 53.

16 (D) 53

INDIAN INSTITUTE

قطعۂ تاریخ ریختۂ خامۂ جواہر نگار یکتاے روزگار شاعر جلیل سخندان نبیل واقف رموز شاعری رشک خاقانی و انوری برگزیدہ بارگاہ صمد جناب مولوی رشید الدین احمد صاحب متخلص برشید برادر کلان مؤلف ہیڈ ماسٹر مدرسۂ سلون دام ظلہ

لکھا نادر رسالہ واہ کیا تہذیب نسوان مین
کہ اُسمین فائدہ دنیا و دین کا بے نہایت ہی
رشید خستہ نے تاریخ ہجری یہ کہی اُسکی
حکیمون طالبون کو مشعل راہ ہدایت ہی
١٢٩٩ھ

ولہ

کیا خوب لکھا ہی یہ رسالہ
کیونکر نہو اُس سے دل کو رغبت
لکھ اسکی تو اے رشید تاریخ
ہی نسخۂ کیمیاے حکمت
١٢٩٩ھ

قطعۂ تاریخ عیسوی از مؤلف کتاب

کہا تہذیب نسوان مین رسالہ
یہ اک ہفتے مین مین نے دل لگاکر
لکھا یہ شیفتہ نے عیسوی سال
یہ لکھا ہی پے نذر ڈرکٹر
١٨٨٢ع

بلرام پور و تلسی پور و غیرہ دام اقبالہ شاگرد رشید مؤلف کتاب ہذا

چو تصنیف شد این رسالہ کہ ہست — ہوائے فصاحت ازو در ہبوب
سن ہجریش کرد مفتون تلاش — بدل گفت ہاتف عبارت چہ خوب

قطعۂ تاریخ طبع از لالہ رام رتن لال صاحب معروف تخلص شاگرد مؤلف کتاب

شیفتہ کا رسالہ نادر ہی — کہتے ہیں شیخ و شاب صل علیٰ
سال فصلی لکھ اسکا ای معروف — خوب اچھی کتاب صل علیٰ

قطعۂ تاریخ از منشی محمد حسن خانصاحب تخلص مشہور و کرت پوری شاگرد مؤلف کتاب ہذا

رسالہ لکھا شیفتہ نے عجیب — نصائح کا پھولا ہی گویا چمن
کہی اسکی تاریخ مشہور نے — کہ اچھا گل بوستان سخن

قطعۂ تاریخ ریختہ کا کب جواہر سلک منشی غوث محمد خانصاحب عاقل شاگرد مؤلف کتاب

کہی واہ وا خوب نادر کتاب — نصائح سے معمور ہی سر بسر
جو عاقل نے کی سال فصلی کی فکر — کہا دل نے لکھ ہے فصاحت اثر

قطعۂ تاریخ از منشی نند پرشاد صاحب متعر ماسٹر اسکول دار الریاست بلرام پور شاگرد مؤلف کتاب ہذا

این نسخہ کہ شیفتہ نمودش تالیف — حقا ست خزینۂ ہدایات خلق
آشفتہ چو سال ہجریش خواست سروش — گفتا گنجینۂ ہدایات خلق ۱۲۸۹ھ

قطعۂ تاریخ از منشی سلطان علیخانصاحب تخلص سلطان خلف الرشید راجہ ریاست علی خانصاحب مرحوم رئیس اترولہ شاگرد مؤلف

لکھا کیا شیفتہ نے پند نامہ — نصائح کا کھلا گلزار ہی یہ
لکھا ای سلطان ز روئے انس تاریخ — کہ دیکھو گلشن بہار ہی یہ ۱۲۸۹

سکھاؤ انکو تم تہذیب اخلاق | کہ تا ہو جائین وہ مطبوع آفاق
ہر اک جا انکی قدر و منزلت ہو | ہر اک انکا مدیح اہلیت ہو
کرین دنیا مین حاصل جاہ و دولت | رہین خوش خرم و با شان و شوکت
ثنا خوانی ہو انکی چارسو مین | دعا دے انکو ہر کس کو بکو مین
بخوبی وہ تمھین چینین کرائین | دلی مقصود سب انسے برآئین
نتیجے پرورش کے انسے پاؤ | ہزارون فائدے انسے اٹھاؤ
مبارکبادیان دین دوست آکے | کرین خاکستر اعدا کو جلا کے
مری بھی یا خدا تیرے کرم سے | یہ دل کی آرزو جلدی سے نکلے
کہ ہو علامہ فخر الدین احمد | بطفیل آل و اصحاب محمد
کر اسپر ایسی اپنی مہربانی | کہ حاصل ہو مراد دو جہانی
صفات نیک سے معمور کر دے | جہان مین ہر طرف مشہور کر دے
وہ افعال جمیل اس سے عیان ہون | کہ اغیار زمانہ مدح خوان ہون
برآئین شیفتہ کے سب مقاصد | رہین خوش دوست و ناشاد حاسد

الحمد للہ والمنۃ بمنہ تمم تہذیب النسا

تمام شد

قطعۂ تاریخ ہجری تالیف رسالہ ہذا از مؤلف

یہ تہذیب نسوان کا نسخہ ہے خوب | جہالت کے رکھتا نہین درد کو
سن ہجری اسکا لکھ اے شیفتہ | کہ ہے نوشدارو یہی عورتو
١٢٨٩ھ

قطعۂ تاریخ از گلفشانی قلم جادو رقم شاعر با طبع لطافت مشحون منشی لال بہادر صاحب متخلص بہ مفتون میر بخشی سرکار فیض آثار جناب آنربل سر مہاراجہ دگبجے سنگھ صاحب بہادر کے سی ایس آئی والی

انعام بھی پائین اور شاباش و آفرین بھی کہے کہ آیندہ کو اُنکا دل بڑھے اور اگر اتفاقاً کوئی خطا کرے اور ڈر کے مارے اُسکا اخفا کرے تو تجاہل عارفانہ ضرور ہو ہر وقت زجر و توبیخ طریقۂ تعلیم سے دور ہی جو لڑکے ہر وقت بات بات مین مار دھاڑ کھاتے ہین وہ بیحیا ہو جاتے ہین کھُلم کھُلا جو جی چاہتا ہی کرتے ہین مار سے پھر نہین ڈرتے ہین اور اگر بار بار تقصیر ہی تو اُسکی یہ تدبیر ہی کہ سب سے چھپا کے اُسے چشم نمائی کرے اور سمجھائے کہ خبردار یہ حرکت بارِ دگر نہونے پائے نہین تو بہت سزا پائیگا سب کے آگے ذلت اُٹھائیگا اور ایسی ایسی باتین اُنکے ذہن نشین کرے کہ تحصیل علم و ہنر شرفا کا کام ہی جاہل بے ہنر گلی گلی بدنام ہی نرمی اور ملنساری نشان شرافت ہی لڑنا بھڑنا غرور کرنا عین حماقت ہی اپنے بڑے بوڑھون کا ادب بجا لاؤ اور خردون کو کچھ عیب و نیز محبت سے پاس بٹھاؤ اور بزرگون کی طرف پشت کرنا اور کسی سے نہ ڈرنا بیفائدہ باتین بنانا بڑے بوڑھون سے نہ شرمانا ناک یا مُنھ مین اُنگلی ڈالنا کسی کے سامنے کھنکھار کے تھوکنا یا ناک کا گجوا وغیرہ نکالنا بڑی بے ادبی ہی یہ عادت بہت بُری ہی غرض اسیطرح تعلیم و تلقین کرتے کرتے جب لڑکی دس برس کی ہو تو اُسکو اچھے گھر مین بیاہے خاوند اور ساس سسرون کی تابعداری کرنا سکھائے اور لڑکا جب پڑھ لکھ کے پایۂ اعتبار مین آگئے لیاقت کی چند سندین بہم پہونچائے اُسوقت کسی اچھے خاندان مین ماں باپ کی بیٹی سے جو صورت شکل چال چلن علم و ہنر مین اچھی ہو اُسکی شادی کرے اپنی خانہ آبادی کرے انشاء اللہ تعالٰے وہ لڑکا ازبس خوش سیر ہوگا سارے جہان مین نامور ہوگا ٭

لمؤلفہ

بصد مہر دلی پالو تم اولاد
کہ ہی حق کی امانت ہو نہ برباد

کرو علم و ہنر سے اُنکو ماہر
کہ ہون ادناس نادانی سے طاہر

بزرگون کا ادب اُنکو سکھاؤ
نہ اُنکی تربیت سے باز آؤ

کپڑے نہ پہنائے ورنہ اُنکو ابھی سے اچھے بُرے کھانے کپڑے کا خیال ہوگا جوانی مین
اُنکی جان کا وبال ہوگا بلکہ دال روٹی یا سالن روٹی کی عادت ڈالنا اُنکے حق مین
اچھا ہی سادی پوشاک پہنانا زیبا ہی اور کھانا کھانے کے آداب بھی تعلیم کرے اُنکی
تعمیل پر جسطرح ہوسکے مستقیم کرے کہ دہنے ہاتھ سے چھوٹا نوالہ اُٹھائے خوب چبائے
جلدی جلدی نہ نگل جائے اودھر اودھر نظر نہ کرے دال سالن مین کپڑا نہ بھرے
شب و روز مین صرف تین بار کھلائے ٹھوسا ٹھوسا کے بھوکے زدہ نہ بنائے بلکہ اُسکو
اکثر یون بہلائے ایسی ایسی باتین زبان پر لائے کہ ہا بیٹا زیادہ کھانا بُری بات ہی بالکل
واہیات ہی کم کھانے سے جی کو آرام ہی زیادہ کھانا گائے بیل کا کام ہی جو میان میٹھے
کم کھاتے ہین اچھی اچھی چیزین پاتے ہین تاکہ وہ ڈر جائے ہر وقت کھانے کی دھوم نہ مچائے
اور بڑے لڑکون کی صحبت سے بچائے کوئی بے ادب اُنکے پاس پھٹکنے نہ پائے کیونکہ
صحبت کا اثر ضرور ہی تخم تاثیر صحبت کا اثر مثل مشہور ہی جب خدا کے فضل و کرم سے چار برس
چار مہینے کا ہوجائے لڑکی ہو خواہ لڑکا اُسکی بسم اللہ کرے پڑھنے بٹھلائے اگر لڑکی ہو
تو ایک بڑھیا ماما دیانت دار نیک کردار کے ساتھ ڈولی مین سوار کرکے مدرسۂ نسوان مین
ہر روز بھیجا کرے تاکہ وہان حسب ضابطہ تعلیم پائے تھوڑے دنون مین علم و ہنر
سیکھ جائے اور اگر لڑکا ہی تو اُسکا بھی اسکول مین سپرد کرنا اولے ہی کہ وہان جھٹ پٹ
ہندی فارسی عربی انگریزی مین ہوشیار ہوجائے چند روز کے عرصے مین صاحب ہنر
و اعتبار ہوجائے اور یہ بھی خیال رکھے کہ جب لڑکی لڑکا مدرسہ سے پڑھ کے گھر مین
آئے تو لہو و لعب مین آوارہ نہونے پائے لڑکی سے کھانا پکانے سینے پرونے کا کام لے
لڑکے کو لکھنے اور سبق یاد کرنے کا حکم دے اور ہر روز جب سب کامون سے فراغت پائین
تو تھوڑی دیر کھیل کود مین بھی دل بہلائین قیدیون کی طرح ہر وقت محبوس نکرے
کھیل کود سے مایوس نکرے اور جب سلیقہ شعاری سے کوئی کام بنائین تو حسب مقدور

بہم پہونچائے جو سینا پرونا آگے آئے اُس سے جی نہ چھپائے ہر کپڑے کو ایسا کترے بیونتے کاٹے چھانٹے کہ درزی کے کان کاٹے ٹانکا ایسا لگائے کہ نا معلوم ہو درزہ ایسی سیے کہ ایک بار کے دھاگا مفہوم ہو نہ نانے کپڑے بھی ایسے سیے کہ بڑی بڑی مغلانیان دیکھ کے چکرا ئین ساری اُستادی بھول جائین جو لڑکیان سینے پرونے سے جی چُراتی ہین جب گھر بار والی ہوتی ہین اپنے کام مین عاجز آتی ہین پھوہڑ کہلاتی ہین قطعدار کپڑے کو ترس جاتی ہین ٭

لمؤلفہ

وہی ہے عورتون مین سب سے ہشیار — جو ہے سینے پرونے سے خبردار
خردمندی سے کپڑا ایسا چھانٹے — کہ سارے درزیون کے کان کاٹے
جو درزی اُسکا کپڑا دیکھ پائے — خجل ہو کر سوئی اپنی چُرائے
ہو ایسی بیل بوٹے مین بھی اُستاد — کہ شاگردی کرے مانی و بہزاد
دکھائے وہ عجائب سوئی کے کام — کہ حیرت مین ہون اُس سے خاص اور عام

خاتمہ اولاد کی پرورش مین

اولاد ماں باپ کے پاس اللہ تعالے کی امانت ہے اُنکے پالنے پوسنے پڑھانے لکھانے مین بڑا خیال چاہیے ورنہ امانت مین خیانت ہے جب اللہ تعالے انسان کو اولاد عطا کرے تو اُسکا لاکھ لاکھ شکر ادا کرے بہت عمدہ اور افضل ڈھونڈھ کے نام رکھے ہر وقت اُنکی تیمار داری مین مشغول رہے اور دودھ حتے الامکان ماں ہی کو پلانا اولے ہے انّا کا دودھ لڑکے کے حق مین نہین اچھا ہے اگر انّا کی اصالت مین کچھ فتور ہے تو اُسکا کبھی قدر اثر لڑکے مین آنا ضرور ہے اور روز اول سے ہر بات مین اُسکے سامنے اللہ کا نام لے تاکہ پہلے پہل اُسکی زبان سے اللہ ہی کا نام نکلے جب لڑکا لڑکی پورم پور دو برس کے ہو جائین تب اُنکا دودھ بڑھائے اور افضال الٰہی کا شکر بجا لائے تنک باتین سکھائے بُری باتون سے ڈرائے عمدہ عمدہ مزے دار کھانے نہ کھلائے نفیس نفیس طرحدار

انگڑائی سے احتیاط کرے جمہائی کا انضباط کرے سبکے سامنے ناک چھنک دینا اور اوگال ڈال دینا بھی بے تمیزی مین داخل ہی جسکو ان باتون کا خیال نہین ہی وہ شعور سے خالی محض غافل ہی چلنے بیٹھنے مین کوئی عضو نہ کھلنے پائے اپنے بیگانے مین انگشت نما نہو جائے اور جو بات کہے خوب سمجھ بوجھ کے کہے ہرزہ گوئی نہ کرے ورنہ چٹکیون مین اوڑائی جائیگی مفت کی شرمندگی اٹھائیگی ٭

لمؤلفہ

عورتون مین ہی وہی پاکیزہ تر ۔ باحیا ہو اور ہی نیچی نظر
نیک بی بی ہو وہی دانشور و ۔ جو حیا و شرم سے معمور ہو
جسکے دیدے مین نہو شرم و حیا ۔ بے ادب مشہور ہوگی جابجا

چوتھا سبق سینے پرونے کے بیان مین

امیر زادی ہسا

اتوجی آپکی مرحمت سے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے آداب تو بخوبی معلوم ہوئے اب امیدوار ہون کہ سینے پرونے کے کچھ قاعدے بھی ارشاد فرمائیے ٭

اتوجی ج

سینا پرونا عورت کے حق مین بڑی مفید چیز ہی سینے پرونے سے عورت ہردل عزیز ہو لڑکیون کو چاہیے کہ ہر روز بلاناغہ پہر بھر جالی کاڑھا کرین اپنی عقل سے آستینون مین بیل بوٹے نکالا کرین جب آستینین کاڑھنے مین بخوبی اُستاد ہو جائین تو دوپٹے بازار سے چھپوا کے بچپی کی چکن پر ہاتھ بٹھلائین جب اُسمین کچھ واقفیت پیدا ہو جائے تو جو گوشیہ ٹوپیان چھپوا کے مُری اور پھندے کی چکن کا تگا لگائین جب اُسمین بھی بے مثال ہو ہاتھ کی صفائی بدرجۂ کمال ہو تو پھر اختیار ہی جو چاہے انگرکھا ٹوپی دوپٹہ کرتی کاڑھے بنائے ماں باپ کو اپنی ہنرمندیان دکھائے اور کتر بیونت کاٹ چھانٹ مین بھی مہارت

چھپکے سے سرکا دینا اوٹ لئے ہو اور دونگے نوالون کی طرف نظر نہ اُٹھائے مُنھ سے کوئی چیز روٹی وغیرہ بستر خوان پر نہ گرنے پائے اور جو کھانا آگے آئے اُسمین اس خوبصورتی سے ہاتھ لگائے کہ اگر پس خوردہ دوسرے آدمی کو ملے تو اُسے نفرت نہو جائے اور دیر تک نہ کھائے اور نہ سب کے پہلے اُٹھ جائے اگر خود کھا چکے اور سب کھاتے ہون تو اُنکا ساتھ دینا ضرور ہی سب کے پہلے اُٹھ جانا ادب قاعدے سے دور ہی اور اگر اپنا یا مان باپ بھائی کا گھر ہی تو اختیار ہی جب تک چاہے کھائے کچھ نہین ننگ و عار ہی اور جب کھانے سے فراغت ہو تو ہاتھ مُنھ بخوبی دھوئے پاندان کھول کے پان لگائے اول اورون کو گلوریان دے پھر آپ کھائے ؀

تیسرا سبق چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے بیان مین

امیرزادی س

آتوجی کھانا کھانے کے آداب تو آپ نے ناچیز کو بخوبی بتلائے اب امیدوار ہون کہ لطف فرما کے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے طریقے بیان فرمائیے ؀

آتوجی ج

عورت کو چاہیے کہ آہستہ آہستہ قدم رکھے ادھر اودھر نظر نہ کرے جو عورت جلدی جلدی قدم اُٹھاتی ہی وہ تیز کہلاتی ہی اور جھوم جھوم کے چلنا بھی بُرا ہی یہ چال چلن سواے بیسوؤن کے اورون کو سزا ہی اور بار بار پیچھے پھر کے دیکھنا بڑا عیب ہی اس طریقے کا منجر بفساد ہونا لاریب ہی عورت اگر کہین مہمان جائے تو لازم ہی کہ قرینہ سے ایک جگہ اپنا زانو جمائے ادھر اودھر نہ پھچواے نام نہ رکھوائے جو عورت دب سے ایک جگہ بیٹھی رہتی ہی وہ بھاری بھرکم ہی سب اُسکا پاس و لحاظ کرتے ہین اگرچہ وہ سن و سال مین کم ہو اور گھٹنے پر سر رکھ کے بیٹھنا غمگینی کی علامت ہی اور گردن جھکا کے بیٹھنا بیوقوفون کی عادت ہی چار آدمیون مین بیٹھ کے ناک مین اُنگلی نہ ڈالے گھناونا لگے

عورت کو بڑی صفائی سے کام کاج کرنا مناسب ہی خیال طہارت واجب ہی نہین تو گھنانی کہلائیگی پھوہڑ اور بدسلیقہ مشہور ہوجائیگی غرض جب کھانا بڑی پاکی اور عمدگی سے طیار ہوجائے تو آپ باورچیخانے سے نکل کے تھوڑی دیر انگنائی مین ہوا کھائے کہ پکانے کی گرمی بدن سے دور ہو طبیعت کو فرحت اور سرور ہو ❊

لمؤلفہ

اس طرح باتمیز اگر ہوگی ۔ سارے کنبے مین نامور ہوگی

دوسرا سبق کھانا کھانے کے آداب مین

امیرزادی س

آتو جی آپکی عاطفت سے کھانا پکوانے اور پکانے کا طریقہ تو معلوم ہوا اب امیدوار ہی کہ کھانا کھانے کے آداب بھی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیے ❊

آتو جی ج

اپنے گھر مین جب کھانے کا ارادہ کرے تو اول دونون ہاتھ اور منھ اور ناک بخوبی پاک وصاف کرے اور اگر چھوٹا بچہ کچھ چاٹتا ہو اگود مین ہو تو اوسکا منھ ہاتھ بھی اچھی طرح دھووے اور بڑے ادب سے اکڑون دسترخوان کے کنارے بیٹھے اور بسم اللہ کرکے کھانا نوشجان کرے ❊

اور اگر کہین مہمان ہو تو خود بخود کھانا نہ شروع کرے بلکہ گھر والی کے حکم کی منتظر رہے اور سب کھانے والیون سے پہلے ابتدا نہ کرے اور تین اونگلیون سے زیادہ کھانے مین نہ بھرے اونگلیان چاٹتی نہ جائے نوالہ کھانے مین منھ زیادہ نہ پھیلائے منھ سے چبانے کی آواز باہر نہ نکلے بڑے بڑے لقمے ہنوکے زدون کی طرح نہ کھائے اندازسے نوالہ اوٹھائے گل ہتھانگا کے کھانا بری بات ہی اور روٹی کا گوذہ الگ کرکے بیچ کی روٹی کھانا بھی واہیات ہی اچھی سینہ پہ ہاتھ لپکانا برا ہی بلکہ اور دن کی طرف

علم سے ہی کار دنیا کا انتظام	علم سے ہی آخرت کا انتظام
علم کی دولت سے جو ہی کامیاب	سر بلندی مین ہی مثل آفتاب
علم سے اعزاز و اکرام ہی	علم سے ہر کار نیک انجام ہی

باب دوم

کھانا پکانے اور کھانے اور سینے پرونے نشست و برخاست کے آداب مین

پہلا سبق کھانا پکانے کے بیان مین

امیر زادی س

آتوجی حضور کی مہربانی کا شکرانہ کس طرح ادا ہو کہ آپکے افضال سے علم کی خوبیان جب معلوم ہوئین اب امید وار ہون کہ کھانا پکانے اور پکوانے کے طریقے بھی تعلیم فرمایئے۔

آتوجی ج

عورت کو چاہیے کہ صبح ترکے اٹھے کے اگر مقدور والی ہو لونڈیون باندیون ماماؤن پلیش خدمتون وغیرہ کو جگوائے سب پر حکم لگائے اول پاخانے پیشاب سے فرغت بہم پہونچائے بعدہ طہارت کرکے خدا کی بندگی بجالائے پھر مکان مین ستھرائی دلوائے کھانے کی طیاری کے واسطے تاکید فرمائے خود کچھ سینے پرونے مین دل بہلائے کامدانی اور چکن وغیرہ کے بیل بوٹے بنائے۔

اور اگر کسی بیچارے بھلے آدمی غریب کی بی بی ہی تو اُسکو چاہیے کہ اللہ کی عبادت سے فارغ ہو کے کھانے پکانے کے برتن صاف کرے بعد ازان بڑے ستھرے پن سے چولھے پر ہانڈی چڑھائے صفائی اور پاکیزگی سے کھانا پکائے اگر بال بچون والی ہی تو ایسا لٹر سٹر نکرے کہ ایک ہاتھ سے لڑکے کو آبدست لوائے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا پکائے کہ جسکو دیکھ کے مرد کا دل گھن کھائے کھانے سے نفرت ہو جائے بلکہ ایسی

پوچھی جاتی ہے اکثر عورتین علم کے ذریعے سے تمام خلق مین ممتاز ہین مردون پر سرفراز ہین
خیال کرو کہ رضیّہ بیگم شمس الدین بادشاہ کی بیٹی نے بسبب علم اور ہوشیاری کے
۱۲۳۶ع مین تخت سلطنت پر جلوس کیا بھائی کو باوجود اُسکی حقیت کے خارج کردیا
رعایا نے بھی اُسکو عقلمند جانکر بادشاہ بنایا اُسکے بھائی نے اپنی جہالت اور غفلت کا
کیا کچھ پھل پایا بجز حسرت و افسوس اور کچھ ہاتھ نہ آیا ۔

ملکہ الزبتہ نے ۱۵۵۸ع مین تخت انگلستان پر جلوس فرما ہوکے علم ہی کی وجہ سے
کیا کچھ نام حاصل کیا اگلے بادشاہون کے نام کو لوگون کے دل سے بھلادیا عالمون فاضلون
کی کیسی قدردانی کی علم و کمال کو کس درجہ ترقی بخشی کیسے کیسے اُسکے عہد مین ذوفنون
استاد ہوئے تھے کئی فن مثل فلسفہ جدید وغیرہ ایجاد ہوئے علم کی برکت سے اُسکی
مستقل مزاجی اور بیدار مغزی اور انجام اندیشی انگلستان کے سب بادشاہون سے
چار چند مشہور ہے تواریخ کی کتابون مین جابجا اُسکا حال مسطور ہے سب سے بڑھ کے
اُسنے یہ بڑا کار کیا کہ انگلستان کے بادشاہان پیشین کی قرضداری کا بار اُنکی گردن سے اوتار لیا ۔
دیکھو جناب ملکہ وکٹوریہ صاحبہ دام ملکہا ہمارے زمانے مین بسبب
افزونی علم کے ساتون ولایت کی جہان پناہ ہین دنیا مین انکا مقابل کوئی نہین ہے
اپنے وقت کی شاہنشاہ ہین جسکو دیکھو بسبب عدل و داد کے اُنھین ہزارون دعائین
دیتا ہے صبح اُٹھ کے انکا مبارک نام لیتا ہے اُنکی خوش نیتی سے جسکو دیکھو وہ تحصیل
علم مین مشغول ہے جہان دیکھو وہان مدرسہ نسوان و اسکول ہے بیٹی اسوقت کو
غنیمت جانو ہماری نصیحت مانو ملکہ معظمہ کو دعائین دو بخاطر جمعی جو سیکھنا ہو سیکھ لو
ایسا وقت پھر ہاتھ آنا محال ہے ایسی ملکہ کا سرپرست ہونا تمھارا اقبال ہے ۔

لموٴلفہ

علم کی اصل عملی کیا شان ہے		حافظ دین رہبر ایمان ہے		

یہ عادت ہی اُس عورت کے سر پر شامت سوار ہی *

نصیحت سائل کو جھڑکنا بہت بُرا ہی اس بات سے خدا خفا ہی جب کوئی محتاج سائل ہو اگر موجود ہو حاضر کرے ورنہ نرمی سے پھر مانگنے کہے *

نصیحت ہوتے ہواتے ناشکری نہ کرنا چاہیے نہین تو جیسا کہتا ہی ویسا ہی ہو جائیگا اپنا کیا پائیگا *

نصیحت ہر وقت بڑی چیز اُٹھانا جھوٹی سچّی قسمین کھانا اچھا نہین ہی اسکی بُرائی کہین سے کہین ہی *

نصیحت کسی شخص کو کوئی چیز کھاتے پیتے دیکھ کے للیانے سے سبکی نظرون مین حقیر ہو جاتا ہی ندیدہ اور نظر ہایا کہلاتا ہی *

لمؤلفہ

شیفتہ کی یہ نصائح جو عمل مین لائیگا	دو جہان مین سب مرادین اپنی وہ بھر پائیگا

بیسوان سبق علم کے بیان مین

امیر زادی س

آتو جی آپکی الطاف فرمائی کی کس زبان سے تعریف کرون کہ آپکے طفیل تہذیب اخلاق کے مراتب بخوبی معلوم ہوئے اب امیدوار ہون کہ کوئی ایسی بات بتلائیے کہ جسکے حاصل کرنے سے یہ سب باتین آسانی دریافت ہو جائین *

آتو جی ج

یہ سب باتین علم کے ذریعے سے بآسانی تمام حاصل ہو سکتی ہین کیونکہ ان سب باتون کا علم ہی پر دارمدار ہی جو عالم ہی وہ ہر امر سے واقف کار ہی علم انسان کو راہ نیک بتاتا ہی بُرائی اور گمراہی سے چھوڑاتا ہی جو عورت دولت علم سے مالامال ہی دین دنیا مین صاحب عزت واقبال ہی میکے سسرال مین عزت وحرمت پاتی ہی ہر جگہ سب سے پہلے

لمؤلفہ

بس اپنے کو دانا وہی جانتا ہے | کہ جو احمقی سے سراسر بھرا ہے

نصیحت دنیا کے مال و دولت پر غرور کرنا حماقت ہے یہ کمظرفوں کی عادت ہے ❊

لمؤلفہ

مال دنیا پر نہ کر ہرگز غرور | ہے یہ کمظرفی کا طرز اے باشعور

نصیحت اپنی تعریف سن کے خوش ہونا خلاف دانائی ہے عقلا کے نزدیک خودستائی سراسر بیحیائی ہے ❊

نصیحت خوراک و پوشاک ایسی نہ اختیار کرے کہ جسمین ہنسا جاے وہی چال چلے کہ ہر کس و ناکس کو پسند آئے ❊

نصیحت کھانے پینے سونے جاگنے وغیرہ کے اوقات مقرر کرنا ضرور ہے ورنہ تندرستی مین فتور ہو ❊

لمؤلفہ

منضبط اوقات کو رکھو ضرور | ورنہ ہوگا تندرستی مین فتور

نصیحت کوئی چیز قرض لینا نا روا ہے قرضداری ایک بلاے جانگزا ہے ❊

لمؤلفہ

لینا نہ کبھی قرض سخافت ہے عزیزو | بڑھ کر نہین اس سے کوئی آفت ہے عزیزو

نصیحت آزمودہ کو آزمانا نادانوں کا کام ہے جس سے ایکبار نقصان اُٹھایا ہو دوسری بار اُسپر اعتماد کرنے کا بُرا انجام ہے

ایسی چند نصیحتین جنکا عمل مین لانا خاص عورتون کے نزدیک واجب ہے

نصیحت غصے مین اگر اپنے تئین کوسنا نا روا ہے بھلا کوئی بھی بغیر اجل آئے مرا ہے البتہ یہ بات کمبختی لاتی ہے موت کے بالعوض سختیون کا مزہ چکھاتی ہے ❊

نصیحت ناراض ہوکے اپنے خاوند کو کوسنا کمبختی کی باریونکا شعار ہے جسکی

سب کے آگے زرد رو ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حسد نیکیون کو اسطرح کھاتا ہی جسطرح آگ کا شعلہ گھانس کو جلاتا ہی ؞

لمؤلفہ

حسد سے بڑھکے نہین کوئی ہی خوئے بد یارو	بس احتراز کرو اس سے احتراز کرو
فرشتہ خویون کو شیطان حسد بناتا ہی	جو جلتی ہین اُنھین آگ مین جلاتا ہی

اونیسوان سبق نصائح متفرقات مین

امیرزادی س

آتوجی میری کیا مجال ہی جو آپکی مہربانی کا شکریہ ادا کرون کہ آپکی بدولت کیسی کیسی مفید باتون سے لونڈی کو آگاہی حاصل ہوئی اب امیدوار ہون کہ چند نصیحتین متفرقات جو میرے حق مین نہایت فائدہ بخش ہون ارشاد فرمائیے ؞

آتوجی ج

بیٹی نصیحتین تو سیکڑون ہین اگر آدمی حضرت خواجہ خضر کی عمر بھی پائے تو بھی اُنکی تفصیل سے عاجز ہو جائے مگر مین چند وہی باتین بیان کرتی ہون جو نہایت ضروری ہین

نصیحت غم اور خوشی کی زیادتی آدمی کو ہلاک کرتی ہی چین اور آرام کو مٹا کر خاک کرتی ہی ؞

نصیحت خاوند کی نافرمانی عورت کے حق مین بڑی بلا ہی نافرمان عورت کا شیطان پیشوا ہی

لمؤلفہ

خدا کے حکم سے شیطان نے جو کیا انکار	اسی سے اُسکے گلے مین ہی لعنتی کا ہار

نصیحت کامون مین جلدی اور سستی معیوب ہی ہر امر مین توسط محبوب ہی ؞

نصیحت اپنے آپکو عقلمند تصور کرنا محض نادانی ہی اسکا انجام حیرانی و پشیمانی ہی ؞

پلٹ آیا احمد خانصاحب کو سارا حال کہ سُنایا وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوے اُن مردانی عورتون کی حمیت کے ثنا خوان ہوے اللہ اللہ کیا باہمت اور باحمیت عورتین تھین کیون نہو شریف زادیان ایسا ہی عمل مین لاتی ہین یہ کیا بات ہو اس سے بڑھ بڑھ کے کر جاتی ہین؛

لمؤلفہ

شرافت کا جوہر اگر کوئی پوچھے	تو کہد و حمیت حمیت حمیت
حمیت کا خلعت خدا جسکو بخشے	وہ ہی صاحب جاہ و با شان و شوکت

اٹھارھوان سبق حسد کے بیان مین

امیر زادی س

آتو جی حضور کی برکت سے حمیت کے اوصاف تو معلوم ہوے امیدوار ہون کہ کچھ تھوڑا سا حسد کا حال بیان فرمائیے؛

آتو جی ج

حسد آدمی کے واسطے ایک بڑا آزار ہی حاسد پر خدا و رسول کی پھٹکار ہی حاسد کو کوئی فرد بشر نیک نہین کہتا ہو اُسکے گلے مین سارے جہان کی نفرین کا طوق رہتا ہی وہ کبھی آرام نہین پاتا ہو اَورون کے چین و آرام دیکھ کے دل ہی دل مین جل جل کے خاک ہوا جاتا ہی؛

بیت

حاسد کو ایک دن نہین صحت جہان مین	رنج حسد ہی جان ہی جبتک کہ جان مین

حاسد سے خدا ہی بچائے وہ پورا شیطان ہو بطفیل آل رسول اُسکی صورت خواب مین نہ دکھائے حاسدون کی مذمت سے قرآن و حدیث معمور ہی جہان دیکھو وہان اُنکی برائی مذکور ہی حاسد حصول مراد سے شادکام نہین ہوتا ہی تمام عمر مایوسی سے اپنی تقدیر کو روتا ہی کیونکہ وہ بندگان خدا کا عدو ہی اسلیے رنج حسد مین مبتلا اور

حکایت جناب امیرؑ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ یا امیرالمومنینؑ سوال کیا ہی آپنے فرمایا کہ بے حمیتی ایک بیماری ہی اور مانگنا جان کندنی ہی اور نہ پانا موت ہی ﴿

لمؤلفہ

بے حمیت بے وقر ہی سارے عالم کے حضور | باحمیت مفتخر ہوتا ہی اے اہل شعور

حکایت شہر شاہجہانپور مین خدا بخشے عبدالستار خانصاحب بڑے آبرودار تھے خاص و عام کے نزدیک صاحب وقار تھے اُنھون نے اور اُنکے صاحبزادے نے انتقال کیا دو ساس بہوین اور ایک لونڈی رہگئی اُن عصمت والی بیبیون کا یہ دستور تھا کہ تمام دن چرخا کاتتی تھین جتنی بناتی تھین شام کو لونڈی میرے تیرے گھر بیچ لاتی تھی اُسمین وہ بیچاریان کھاتی پکاتی تھین جو کچھ پس انداز ہوتا تھا اُسکا کپڑا بناتی تھین الغرض اسی طرح گذر کرتی تھین باعزت و آبرو بسر کرتی تھین جب ساس بہوین کسی عزیز قریب کے گھر جاتی تھین تڑبی آن بان سے رہتی تھین مفلسی اور محتاجی کو سیرچشمی کے پردے سے چھپاتی تھین لوگون کو اُنکے حال پر تعجب آتا تھا ہر شخص صد آفرین زبان پر لاتا تھا ایکبار احمد خانصاحب نے کہ بڑے ذی مقدرت تھے اور وابستہ رشتہ قرابت تھے عید کے دن چار من پختہ فطرے کے گیہون مسکین تصور کرکے اُنکے گھر بھیجے خدمتگار نے آکے دروازے کی کُنڈی کھٹکھٹائی لونڈی باہر نکل آئی خدمتگار نے لونڈی سے کہا کہ احمد خانصاحب نے یہ فطرے کے گیہون تمھاری بی بی کے واسطے بھیجے ہین لونڈی نے اندر جاکے یہ حال بیان کیا وہ بی بی حمیت والی ناراض ہوکے بولی کہ خدمتگار سے جاکے کہدے کہ گیہون پھیر لیجائے اور اپنے میان سے کہدے کہ اسکو بیچ کر اپنی بی بی کے کپڑے بنائین یہ آج اُنکے دل مین کیا خبط سمایا ہی اُنھون نے ہمارے دشمنون کو محتاج ٹھہرایا ہی ہم بیوہ ہین تو کیا ہوا اگر فضل خدا ہمارے شامل حال ہی وہ بیچارے ہمین کیا دینگے اپنا منھ تو پہلے بنائین اُنکی کیا مجال ہی یہ باتین سُن کے خدمتگار کان دبائے

آبدیدہ ہوکے عرض کیا کہ باباجان آج مجھپر حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی خفگی ہی دیکھیے
کیا خدا کی مرضی ہی پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میری جان جسطرح بنے علی کو راضی کرو اُنکی
ناخوشی سے بہت ڈرو بیٹی جس عورت کا خاوند اُس سے خشنود ہی دونون جہان مین
اُسکی بہبودی ہی بیٹی جو نیک بخت عورت اس نیک نیت سے چرخا کاتے کہ شوہر کے
کپڑے بنین لاریب اُسکو بہشتی حلے پہننے کو ملین اور اسکے سوا سات سو نیکیان اور بھی انعام
پائیگی جنت کی بیبیون مین نیکنام کہلائیگی ای بیٹی اگر خاوند بیمار ہو اور عورت کا دل
درکار ہو بلاتامل حوالہ کرے دونون جہان مین اپنا مُنھ اوجالا کرے جان و دل کیا
مال ہی خاوند کے حق سے ادا ہونا محال ہی ❊

لمؤلفہ

حق شوہر ہی بہت ای عورتو	ہوسکے جسمین اداکوشش کرو
اپنے شوہر کو جو رکھتی ہی خوشی	خاص بندی ہی وہی اللہ کی

سترھوان سبق حمیت کے بیان مین

امیرزادی س

آتوجی آپکی جوتیون کے صدقے سے رعایت حقوق کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی
اب امیدوار ہون کہ کچھ حمیت کا حال بھی زیب بیان فرمائیے ❊

آتوجی ج

حمیت جوہر شرافت ہی بے حمیتی مقتضاے رذالت ہی جو عورتین باحمیت ہین وہی
خلاصۂ آدمیت ہین مقبول بارگاہ صمدیت ہین اور حمیت کے یہ معنی ہین کہ اگر خدانخواستہ
کسی پر وقت پڑ جائے تو وہ اپنی گاڑھی جہد سینے پرونے وغیرہ سے کما کے کھائے نامحرم کو
اپنا مُنھ نہ دکھائے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے عزت و آبرو سے گھر مین بیٹھی رہے حتے الوسع
اپنی مصیبت کا کسی سے نہ کہے اپنا پردہ فاش کرنا نہایت بُرا ہی افشاے بیکسی محض ناروا ہی ❊

معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ تھوڑا رعایت حقوق کا حال بھی بیان فرمائیے ؛؛

الوجی ج

عورتون پر اُنکے شوہرون کے حقوق بیشمار ہین وہ اُنکی مثل لونڈی کے تابعدار ہین جہان تک اُنکی خدمت بجان و دل بجالائین سزاوار ہی کیونکہ خاوند مجازی خداوندگار ہی عورت کو چاہیے کہ جس بات مین شوہر خوش ہو اُسمین اپنی خوشی ظاہر کرے اُسکی مرضی سے باہر قدم نہ دھرے جو کچھ خاوند کو میسر آئے بخوشی و خرمی تمام اُسکو اپنے تصرف مین لائے زیادہ روپے پیسے کی ہوس ازبس خراب ہی جان کا عذاب ہی ہمیشہ نہانے دھوئے پاک صاف رہے ایسا نہو کہ اُسکے میلے کچیلے پن سے خاوند کا دل بھاگے اور کراہت کرے اور خاوند کے ادب و لحاظ کو کسی حال مین بھول نہ جائے ہرگز ہرگز کلمات سخت زبان پر نہ لائے جیسے بعضی بیہودہ بدتمیز کہا کرتی ہین کہ تیری کیا اصل و حقیقت ہی تیرے راج مین مجکو کون سی عیش و عشرت ہی کون سے جھبّے جھلاتی ہون کیا گلچھرّے اوڑاتی ہون - ایسی باتون سے مرد کا دل پھٹ جاتا ہی کوسون ہٹ جاتا ہی جو ماں باپ کی بیٹیان لاج و شرم والی ہین وہ رنج و مصیبت جھیل جاتی ہین اُف حرف زبان پر نہین لاتی ہین اپنی جان پر کھیل جاتی ہین ؛؛

حدیث پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی کہ جس عورت سے اُسکا خاوند بیزار ہی اُسپر رب کریم کی مار ہی قیامت کے دن پکڑی جائیگی دوزخ کی سختیان اُٹھائیگی ؛؛

لمؤلفہ

فرقۂ نسوان مین وہی سرفراز	جو رہے شوہر سے باعجز و نیاز
اپنے شوہر کو جو رکھے شادمان	ہی وہ بیشک مالک خلد و جنان

حکایت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن حضرت بی بی فاطمۃ خاتون جنت کے گھر تشریف لائے صاحبزادی کو ملول پایا جوش محبت سے استفسار فرمایا حضرت بی بی نے

عورت نے خدا و رسول درمیان مین دیا پردہ داری کا اقرار کیا مرد باہر سے جا کے ایک بکرے کی سری خون مین بھری رومال مین باندہ کے لے آیا اور اپنی بی بی کو وہ بندھا ہوا رومال دکھایا کہ دیکھ یہی دشمن کمبخت کا سر ہی اسکو جلدی کہین گاڑ دون ورنہ جان کا خطر ہی اور سری کو مع رومال زمین مین دفن کر دیا اُس جگہہ کو رفع شک کے واسطے لیپ پوت کے برابر کیا اتفاقاً دوسرے روز میان بی بی مین کچھ تکرار ہوئی میان نے بی بی کو ایک طمانچہ مارا اُس بے حیا نے ہاے واویلا مچائی محلے والون کو پکارا کہ دیکھو میرا خاوند بڑا ظالم ہی کل ایک آدمی کا سر کاٹ کے گھر مین گاڑا ہی اسکو گرفتار کرنا لازم ہی تھانے والون نے جو یہ بات سُنی سب کھم کھما کے گھر مین گھس آئے تلاشی لی ایک بکرے کی سری گڑی ہوئی نظر آئی خود عورت جعلسازی کی علت مین مجرم قرار پائی پردہ دری نے اُسکو خوب مزہ چکھایا تمام عمر کے واسطے قید خانے مین بٹھایا عمر بھر پڑی وہان سڑا کی کسی نے اُس مردار کی خبر بھی نہ لی ۞

لمؤلفہ

کیا بری عادت ہی یہ پردہ دری — آدمیت سے یہ کرتی ہی بری
جسکو کچھ بھی ہی ذرا عقل و شعور — اُس سے کرتا ہی حذر وہ پرغرور
پردہ داری خوبی انسان ہی — پردہ درفی الواقعی شیطان ہی
پردہ در دونون جہان مین خوار ہی — پردہ در سے ہر کوئی بیزار ہی
پردہ درگی ہی مذمت چار سو — پردہ در کی خاک مین ہی آبرو

سولھوان سبق رعایت حقوق کے بیان مین

امیرزادی س

آقو جی آپکی شفقت سے رازداری اور پردہ دری کی خوبیان تو سمجھی گئی ہے

رہو اوسکی مرضی پہ ثابت قدم ‌‌ ‌ نہو گا کبھی تمکو رنج و الم

پندرھوان سبق رازداری اور عیب پوشی کے بیان مین

امیرزادی ہن

آتوجی آپکے تصدق سے توکل کی خوبیان توبخوبی معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ رازداری اور عیب پوشی کے فائدے اور پردہ دری کے نقصان بیان فرمائیے ❊

آتوجی ج

عورت کو چاہیے کہ اپنا اور اپنے خاوند کا بھید چھپائے چاہے جان جائے مگر اپنا بھید کسیکو نہ بتائے جو بہو بیٹی اس بات کو عمل مین لائیگی اچھا پھل پائیگی اور جو بھید پر رہی چوک جائیگی بیشک زک اُٹھائیگی ❊

لمؤلفہٗ

راز کو اپنے چھپا اے نیکذات ‌ ‌ بات کہدینا نہین ہی خوب بات
بیٹیو بہو چھپاؤ راز کو ‌ ‌ حد سے گذرانو نہ تم انداز کو

قرآن شریف مین آیا ہی کہ میان بی بی آپسمین ایک دوسرے کے پردہ دار ہین اور جو ایسے نہون وہ دونون جہان مین ذلیل و خوار ہین ❊

لمؤلفہٗ

عورتون کو چاہیے اے ہوشیار ‌ ‌ اپنے شوہر کی رہین وہ پردہ دار
عیب شوہر کے اگر ہون سیکڑون ‌ ‌ پردہ داری سے کبھی غافل نہون
عیب شوہر بھی اُنھین کا عیب ہی ‌ ‌ اسمین کیا شک بات یہ لاریب ہی

حکایت ایک نادان بانی اپنی بی بی کی آزمایش پہ آیا جھوٹ موٹ یہ بات زبان پر لایا کہ آج مین جاتا ہون فلانے دشمن کا سر کاٹے لاتا ہون خبردار تو اس بات کو کسی سے نہ کہنا کیسی ہی تجھپر افتاد پڑے مگر چھپائے رہنا اسی طرح بہت سا اصرار کیا

کہ کچھ توکل کا حال بیان فرمائیے ۔

آتوجی ج

جو آدمی دولت توکل سے مالامال ہی وہ بہر حال خرم وخوشحال ہی خدا اُسکے سب کام بناتا ہی وہ کسی طرح تکلیف نہین اُٹھاتا ہی اور توکل کے یہ معنی نہین ہین کہ تدبیر سے ہاتھ اُٹھائے سینے پرونے محنت مزدوری سے باز آئے بلکہ یہ ہین کہ جو آسایش یا تکلیف پیش آئے اُسکو من جانب اللہ جان کے کچھ نہ کنمنائے مفلسی مین خاوند کی جان نہ کھائے اور بیچارے کو کورا نہ بنائے بلکہ یہ کہے کہ کچھ وجہ حلال سے میسر آئے تو گھر مین لانا حرام چیز مین ہاتھ نہ لگانا ہمکو حرام کی کمائی ناگوار ہی توکل ہی بہتر ہی متوکلون کا کفیل پاک پروردگار ہی ۔

حکایت ایک بزرگ کہین کے سفر پر تیار ہوئے اپنی بی بی سے پوچھا کہ تمکو کسقدر خرچ کی ضرورت ہی اُس بی بی نے کہا کہ پہلے یہ بتلائیے کہ میری زندگی کی کسقدر مدت ہی اُن بزرگ نے فرمایا کہ زندگی کا حال کسکو معلوم ہی بی بی نے کہا کہ پھر رزق بھی ضروری پہونچتا ہی جو مقسوم مین ہی روزی رسان ہمارا پروردگار ہی آپکو فکر کرنا بیکار ہی آپ جلدی سدھارین کچھ ہمارے کھانے پینے کی فکر مین وقت نہ گذارین اُن بزرگ کو بی بی کی یہ تقریر نہایت پسند آئی بی بی کی تعریف فرمائی شکر خدا کیا منزل مقصود کا رستہ لیا دوسرے دن اُنکی ایک ہمسائی نے پوچھا کہ بی بی کھڑکی والی آپکے میان باہر سدھارے آپکو کھانے کے واسطے کیا دیگئے ہین اُس بی بی نے کہا کہ بی بی ہمسائی روزی دینے والا تو ہمارا خداوندگار ہی خاوند بیچارے کا اسمین کیا اختیار ہی اور خدا ہر وقت ہمارے پاس ہی پھر ہمکو کیا خوف وہراس ہی ۔

المؤلفہ

توکل کرو بیبیو اختیار ۔ تمھین دیگا روزی خداوندگار

غم مین ڈارھین مار مار کے چلاتا تھا دیوارون سے سر کو ٹکراتا تھا بی بی ہرچند سمجھاتی تھی مگر محبت کے جوش سے ایک بات اُسکے خیال مین نہ آتی تھی باوجودیکہ پانچ روز کا عرصہ بھی گذر گیا مگر امیر ویساہی بیقرار تھا زندگی سے بیزار تھا مکان کے صحن مین ایک بہت اچھا پائین باغ تھا بہشت برین کو اُسکا داغ تھا ہر چمن گلزار ہر تختہ سدا بہار امیر کی بی بی نے کہا کہ اجی رنج کرنا فضول ہی بھلا اس سے کیا حصول ہی اللہ کی مرضی پر واویلا کرنا بیجا ہی مالک کی رضا پر راضی رہنے ہی مین کچھ بھلا ہی ذرا چلو باغ مین ٹہل آؤ بہت غم نکرو دل بہلاؤ غرض بزبردستی میان کو چمن کی طرف لے آئی جوہی خوب پھولی تھی اُسکی بہار دکھائی میان نے ایک پھول توڑنے کا ارادہ کیا بی بی نے ہاتھ روک لیا اُسنے تیوری چڑھاکے بی بی کے ہاتھ کو جھٹکا اور ایک پھول توڑا بی بی نے کہا کہ کیون جی تمنے بیچاری جوہی کا پھول بیدرد ہوکے توڑ لیا ذرا بھی خیال نکیا اور تمھارا پھول جو تمھارے باغبان یعنی خداے تعالے نے توڑا تو تمنے کیون اُسکی رضا سے منھ موڑا جسطرح ان درختون کا انسان بونے والا اور نگہبان ہی اُسی طرح ہم درختون کا حق تعالے باغبان ہی جب انکا پھول توڑنے مین ہم لوگون کو درد نہین آتا ہی پس جو باغبان حقیقی نے تمھارا پھول توڑا تو کیون صبر نہین کیا جاتا ہی امیر کو یہ بات پسند آئی غم سے نجات پائی ؛

لمؤلفہ

صبر سختی مین سب سے اولے ہی	بس یہی قول شیفتہ کا ہی
جو کرے حق اُسی مین خیر ہی بس	ماسوا اُسکے اور سب ہی ہوس

چودھوان سبق توکل کے بیان مین

امیرزادی سے

انو جی صبر کی بزرگی تو آپکی کرم فرمائی سے بخوبی دریافت ہوئی اب امیدوار ہی

اسکا اجر بیشمار ہی ؛

لمؤلفہ

آدمی کو صبر کرتا ہی عزیز
صبر بھی ہی واہ وا کیا خوب چیز

ہی خدا صابر پہ دائم مہربان
ہر دو عالم مین ہی صابر شادمان

فائدہ صبر کے یہ معنی ہین کہ جو مصیبت پیش آئے جھیل جائے واویلا نہ مچائے حرف شکایت زبان پر نہ لائے ؛

لمؤلفہ

جو سختی آئے ہو نا مت ہراسان
کہ ہونگی مشکلین آگے کو آسان

خدا اُنپر کریگا مہربانی
کریگا دور سب اندوہ جانی

بر آئینگے تمھارے دل کے مقصود
مرادین دو جہان کی دیگا معبود

حکایت ایک بی بی تھین کہ اُنکو ایکبارگی بُری بُری چند بیماریون نے ستایا چھ برس تک پیچھا نہ چھوڑا مُردے سے بدتر بنایا دیکھنے والون کو اُنکے حال پر رحم آتا تھا دیکھ کے آنسو ٹپک پڑتے تھے دل لرزجاتا تھا مگر وہ بی بی ہمیشہ ہنسی خوشی الحمد للہ الحمد للہ کہے جاتی تھین بیماری کی شکایت زبان پر نہ لاتی تھین اگر کوئی پوچھتا کہ بی بی کیا ہی تو بخوشی تمام فرماتی تھین کہ بہر نوع شکر خدا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکو ان بیماریون سے تکلیف نہین ہی فرمایا کہ صبر کے ثواب کی خوشی مین میری کچھ حالت عجیب ہی دل باغ باغ ہی شادی مرگ عنقریب ہی ؛

لمؤلفہ

وہی ہی سب سے بہتر نیک محض
جو راضی ہو دلا اسکی رضا پر

حکایت ایک امیرزادے نے انتقال کیا باپ نے مارے غم کے بُرا حال کیا مان نے صبر اختیار کیا ثواب آخرت کا دل کو امیدوار کیا مگر باپ اپنے اکلوتے لڑکے کے

خبردار رہون میان تو ادھر گئے بی بی نے چادر تان لیا بیخبر ہو کے سونا شروع کیا چورون نے جو کسی کی آہٹ نہ پائی دیوار مین سیندھ لگائی سارا گھر اچھی طرح موسا کوئی نہ تنکا چھوڑا کہ بی بی کے سب کپڑے اوتار لیے لے لوا کے اپنے گھر چلدیے صبح کو بی بی کی جو آنکھ کھلتی ہی تو کیا دیکھتی ہین کہ ننگی مادرزاد پڑی ہین گھر سارا اجھنبوٹا ہی کچھو اسباب خانگی نظر نہین آتا ہی کچھ بن نہ آئی پلنگ کی چادر اٹھا کے تہمد بنائی محلے والون کو پکارنے لگی بے فائدہ چیخین مارنے لگی سب اہل محلہ جمع ہوے ادھر ادھر لوگون کو دوڑایا چورون کا کچھ پتا نہ پایا ؛

	لمؤلفہ	
بیحجب سونا نہایت ہی برا بیخبر ہر وقت رہتا ہی ملول		سخت بد انجام ہی اسکا کھلا بیخبر کو کچھ نہین ہوتا حصول

فائدہ عورت کو چاہیے کہ صبح نور کے تڑکے اٹھ کے گھر بار کا کام کاج کرے ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک پلنگ پر پڑی نہ رہے ؛

	لمؤلفہ	
صبح کا سونا ہی بدای نیکنام		نیستی آتی ہی اس سے لاکلام

تیرھوان سبق صبر کے بیان مین

امیرزادی س

آتوجی بیداری اور ہوشیاری کے فائدے تو معلوم ہوے اب امیدوار ہون کہ کچھ صبر کا حال بیان فرمائیے ؛

آتوجی ج

صبر کلید فرحت و سرور ہی صابر ہمیشہ رنج والم سے دور ہی صبر بلا سے چھڑاتا ہی منزل مقصود کو پہونچاتا ہی قرآن شریف مین آیا ہی کہ صابر کا اللہ یار ہی آخرت مین

کیا پھل پایا خیر گذشتہ را صلوات اب کچھ فکر نہ کیجے جو آپکے غلاموں کو درکار پہنچے
یہ سب گھر بار کسکا ہی آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی غرض افضل نے بخوبی اُنکی خدمت
و مدارات کی فقر و فاقے سے اُنھین نجات دی ❊

المؤلفہ

غرض انجام بینی بھی ہی کیا شی
وہ ہی ممتاز جو انجام بین ہی
وہ کم بخت غفلت وہ بلا ہی
کہ غافل معرض نقصان سدا ہی
محبتو عمر غفلت مین نہ کھونا
کبھی انجام سے غافل نہونا

بارھوان سبق زیادہ سونے کے نقصان مین

امیر زادی بس

انو جی آپکی مہربانی سے انجام اندیشی کے فائدے بخوبی دریافت ہوئے
اب امید وار ہی کہ ذرا بیداری اور ہوشیاری کی خوبیان اور زیادہ سونے اور غفلت کی
بُرائیان زبان مبارک سے بیان فرمائیے ❊

انو جی ج

ہوشیاری اور بیداری بھی انسان کے حق مین اکسیر ہی ہوشیار آدمی صاحب جاہ
و توقیر ہی غافل ہر گھڑی دھوکا کھاتا ہی ہر جگہ نقصان اُٹھاتا ہی زیادہ سونا عمر
و دولت کو گھٹاتا ہی اقبال کو نحوست کی چادر اوڑھاتا ہی یہی کم بختی کا گھر ہی
زیادہ سونے والی عورت نیستی خوری سر بسر ہی ❊

حکایت شہر لکھنو محلہ سبزی منڈی مین ایک عورت بیخبر ہوکے سوتی تھی
نیند مین اُسکو اپنے بدن تک کی خبر نہوتی تھی ایک روز اُنکے میان کہین رات مین
گئے بی بی سے تاکید کر گئے کہ خبردار جی غافل نہونا گھوڑے بیچ کے نہ سونا بی بی نے
کہا تم سدھارو مین ہوشیار ہون کچھ تمھارے کہنے کی حاجت نہین ہی مین خود

گیہون کے ساتھ پسے جاتے ہین اُنکو یہ انداز نہایت ناپسند آیا دونون کو علیحدہ کردیا مال و دولت دونون کو تقسیم کرکے بڑھیا بڈھے نے کعبۂ شریف کا رستہ لیا یہان نصیبن اور اُسکے خاوند نے جو دولت و مال بیشمار پایا فضول خرچی کا لگا لگایا میان نے عیاشی پر کمر باندھی بی بی نے بیوقوفی کی دُھن باندھی آج کیا بی بی کی صحنک رت جگا کل کیا جناب امیر کا کونڈا پرسون اور کچھ و اسراف ہی اسی طرح خوب گلچھرے اُڑائے مفت خورون نے احمق بناکے خوب ہتے لگائے تھوڑے دنون مین جو مال تھا سب اُڑا دیا مفلسی نے آکے مجرا کیا اور افضل کو جو اتنی دولت ہاتھ آئی اُسنے میان کو سوداگری کی صلاح بتائی اُسنے تجارت کا اسباب خرید کے مسافرت کی راہ لی تقدیر نے یاوری کی ایک ولایت مین پہونچا وہان کے بادشاہ کو اُسکا مال پسند آیا مُنھ مانگی قیمت دے کے خرید فرمایا جب اُسنے اُس مال مین خاطر خواہ نفع پایا عقلمندی سے اُس ملک کی عمدہ عمدہ چیزین خرید کے اپنے شہر مین لایا یہان آکے اُسمین بھی بہت منفعت پائی تگنے چوگنے کی نوبت آئی اور یہان بی بی نے میان کے پیچھے یہ ہنرمندی کی کہ سو سو دو دو سو کی کامدانی اور چکن کے دوپٹے اور انگرکھے اور پچاس پچاس روپے کی ٹوپی کاڑھ کے رکھدی میان کو بی بی کی شعورداری نہایت پسند آئی بہت تعریف فرمائی غرض دونون نے اپنی عقلمندی سے بہت سامان جمع کیا ایک بڑا علاقہ خرید لیا امیر کبیر ہوئے صاحب عزّ و توقیر ہوئے عمدہ عمدہ مکان اور مسجدین اور مدرسے بنائے سیکڑون دارالشفا اور خیرات خانے مقرر فرمائے۔ اودھر نصیبن اور اُسکا میان جب مفلسی سے نہایت حیران ہوئے فاقون کے مارے ہلکان ہوئے بہت گھبرائے افضل کے گھر آئے افضل کو بڑی بہن اور جیٹھ کی یہ تباہ حالت دیکھ کے رونا آیا اُنکی نادانی پر افسوس کھایا اور کہا باجی جان اسی دن کے واسطے امّی جان آپکو سمجھاتی تھین انجام اندیشی فرماتی تھین مگر اُسوقت کچھ آپکے خیال مین نہ آیا آخر دیکھیے

والی ہی فضول خرچ آخر کو محتاجگی سے ہلاک ہی چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاک ہی

لمؤلفہ

عزیزو جو کوئی انجام بین ہی
کف افسوس وہ ملتا نہین ہی
سدا رہتا ہی وہ شادان و فرحان
زمانے سے نہین ہوتا ہی نالان

حکایت شہر لکھنؤ مین ایک امیر کی دو لڑکیان تھین بڑی کا نام نصیبن اور چھوٹی کا افضل نصیبن بڑی بدنصیب زمانے بھر کی پھوہڑ اور حماقت شعار تھی اور افضل سب پر افضل گرستی کے کام کاج مین نہایت ہنرمند اور ہوشیار تھی لوگ جب چھٹپنے مین نصیبن کو سمجھاتے کہ بیٹی کچھ کام کرو دو گھڑی تلوا لگا کے کچھ سینا پرونا سیکھو نہین تو سسرال مین نام رکھواؤگی میکے والونکو باتین سنواؤگی تو کہتی تھی کہ ہماری بلا سیکھے کیا اللہ نے ہمین کسی غریب کی بیٹی بنایا ہی کسی نگوڑے ادنے کے یہان پیدا فرمایا ہی ہمارا روپیہ سلامت رہے ہم اپنا زر دینگے اورون سے کام لینگے اور افضل ہمیشہ سینے پرونے جالی کشیدے مین مشغول رہتی تھی گڑیان گڈون کھیل کود کو فضول کہتی تھی کہین کامدانی مین نئی نئی طرح کے بیل بوٹے بناتی تھی کہین چکن مین اپنی شعورداریان دکھاتی تھی اسی طرح کھانے پکانے مین ہنرمند اور بڑی اوستاد جیلی نور محلی سے لیکے دال پکانے تک کے کئی کئی طریقے اوسے یاد غرضکہ افضل ہر امر سے واقف کار تھی سلیقہ شعار تھی اور نصیبن بڑی خیلا اور مغرور تھی عقلمندی سے دور تھی اتفاقاً دونون کی نسبت ایک ہی گھر مین قرار پائی دونون بیاہ گئین جہیز مین دولت بیشمار پائی اب دیکھیے خدا کا کرنا کیا ہوتا ہی کہ نصیبن کا دولہا بھی بڑا بھونڈا اور مغرور و بیوقوف تھا اور افضل کا میان بڑا عالم فاضل عقلمندی مین مشہور و معروف تھا اونکے مان باپنے جو دیکھا کہ بڑا بیٹا اور بہو بیوقوفی سے معمور ہین انجام اندیشی سے کوسون دور ہین روپیہ پیسا چرا چرا کے اوڑاتے ہین اور چھوٹا بیٹا اور بہو مفت مین مثل گھن کے

تالاب مین کودکے لڑکے کو صحیح سلامت ہنستا کھیلتا نکال لایا دوسرے نے اپنا ذرا سا لب لگا کے اُسکے دونون ہاتھون کو بدستور بنایا پھر اُس عورت سے پوچھا کہ تونے ہمکو پہچانا اُسنے کہا نہین کہا ہم دونون وہی فقیر کی دی ہوئی دو روٹیان ہین اب تو کچھ نہ گھبرا ہم تیری مدد پر مستعد بدل وجان ہین ؛

واہ واہ سبحان اللہ صدقہ وخیرات بھی کیا وقت پر آڑے آتی ہی اُسکے باعث سے آئی بلا ٹل جاتی ہی صدقہ دیا رد بلا ایسے ہی مقامون پر آیا ہی پیغمبر صاحب نے راست فرمایا ہی ؛

لمؤلفہ

مخیر دو جہان مین شادمان ہی	مخیر پر خدا خود مہربان ہی
مخیر ہر گھڑی ہی فارغ البال	خدا کا فضل ہی اسپر بہر حال
مخیر کے دلی مقصد ہین حاصل	مخیر سے ہی خوش ہر شخص کا دل
مخیر کی ثنا ہی ہر زبان پر	خدا مداح ہی اُسکا مقرر

گیارھوان سبق انجام اندیشی کے بیان مین

امیرزادی س

اتوجی آپکی عنایت سے صدقے اور خیرات کے فائدے تو بخوبی معلوم ہوے اب امیدوار ہون کہ کچھ انجام اندیشی کے فائدے بیان فرمائیے۔

اتوجی ج

انجام اندیشی عقلمندی کا نشان ہی جو عورت انجام اندیش نہین ہی نادان ہی جس بہو بیٹی کو انجام کا خیال ہی وہ بڑی باقبال ہی سارے کنبے مین آبرودار ہی اپنے بیگانے پاس پڑوس مین صاحب اعتبار ہی آدمی کو چاہیے کہ جتنی چادر ہو اُتنے ہی پیر پھیلائے ذرا مین پھول نہ جائے جس گھر کی عورت تھوڑی دولت پاکے اترا جاتی ہی مارے شیخی کے اَللّے تلّلے اُڑاتی ہی وہان خیر انجامی خام خیالی ہی اُس گھر کا اللہ ہی

دوسرے خیرات دائمی جیسے کنوان تالاب مسجد مدرسہ دارالشفا وغیرہ ؛

تیسرے اولاد صالح - جسکو اچھی طرح پڑھایا لکھایا ہو نیک راہ پر چلایا ہو ؛

حکایت ایک ظالم بادشاہ نے قطعی حکم لگایا شہر بھر مین ڈھنڈھورا پٹوایا کہ اگر کوئی شخص بعد کچھ فقیر کو دیگا تو اپنا کیا پائیگا دونون ہاتھ قلم کروا کے شہر سے نکلوا دیا جائیگا اتفاقاً اُسی روز ایک فقیر بھوک کے ہاتھون سے کمال تنگ آیا - مجبور ہو کے ایک نیکبخت عورت کے آگے ہاتھ پھیلایا - اُسنے کہا شاہ جی کیا آپ نے نہین سُنا ہی کہ آج جہان پناہ کا کیا حکم لگا ہی اُسنے رو کے کہا مائی سب سُنا ہی مگر کیا کرون ناچار ہون تین دن سے رزق کا مُنھ نہین دیکھا بھوک کے مارے بیقرار ہون اُس نیک بندی کو رحم آیا جھٹ پٹ دو روٹیان پکا کے فقیر کو کھانا کھلایا اور کہنے لگی کہ اب بادشاہ کے جو جی مین آئے میرے واسطے حکم لگائے چاہے ہاتھ کٹوائے چاہے سر پر آرے چلائے مجھے ترس آتا ہی مجھسے بھوکا نہین دیکھا جاتا ہی ہرکارون نے اُسیوقت پرچہ لگایا بادشاہ نے پکڑوا منگوایا فوراً دونون ہاتھون کو قلم کیا شہر سے نکلوا دیا اوس بیچاری آفت کی ماری کی گود مین ایک دودھ پیتا بچا تھا جنگل کی دھوپ مین مارے گرمی کے دودھ جو خشک ہو گیا تو بغیر دودھ کے پھلون پھلون کرتا تھا مارے بھوک کے مرتا تھا گرمی کی شدت سے اُس بیچاری بیکس بے بس کو تشنگی نے ستایا اُس کف دست میدان مین ادھر اودھر تلاش کیا بڑی مشکل سے ایک تالاب نظر آیا پاؤن پھکرون کرتی وہان تک پہونچی جیسے ہی تالاب مین پانی پینے کو جھکی لڑکا پانی مین گر پڑا نکالنے کی سو سو حکمتین کین کچھ بس نہ چلا محض بے اختیار تھی اولاد کی ماما مین زار و قطار روتی تھی بیقرار تھی اکبارگی دو آدمی عمدہ پوشاک پہنے اسکے سامنے آئے اور دلاسا دے کے پوچھا کہ تجکو اسقدر کیون پریشانی ہی ایسی کون سی آفت ناگہانی ہی اُسنے اپنی سب سرگذشت کہانی بیان کی جو حقیقت تھی رو رو کے عیان کی فوراً اُنمین سے ایک شخص

توسب بانٹ دیا اب شام کا خدا ہی ؛

لمولفہ

سخاوت جسکی عادت ہی عزیزو | وہی پیارا پیارا ہی خدا کو

دسوان سبق صدقے اور خیرات کے بیان مین

امیر زادی س

آتو جی آپکی مہربانی سے سخاوت کے اوصاف تو سنکے دل نہایت شاد ہوا اب امیدوار ہون کہ صدقے اور خیرات کا کچھ حال بھی بیان فرمائیے ؛

آتو جی ج

صدقہ اور خیرات انسان کے واسطے ایک بڑی ڈھال ہی صدقہ دینے والے کا کسی طرح کا بال بیکا نہین ہوتا وہ دونون جہان مین خوشحال ہی اور خیرات کے یہ معنی ہین کہ آدمی جیتے جی ایسا کچھ نیک کام کر جائے کہ دنیا مین اُسکا نام رہجاے جیسے خدا دے تو کنوئین اور تالاب کھُدوائے پل اور سرائین بنوائے مدرسے جاری کرے مسجدون اور عبادت خانونکی طیاری کرے بقول حضرت سوداؔ ؛

نظم

رہ کے دنیا مین تہیچے وہ فکر | بعد کوئی کرے بخوبی ذکر
یہ لباس حیات فانی ہی | نقش بر آب زندگانی ہی
آگے کرتے تھے آدمی دو کام | جسکے باعث رہے ہمیشہ نام
کرتے تعمیر اہل مکنت وجاہ | پل ومہمان سرائے و مسجد وچاہ

فائدہ تین چیزین سبب بقائے نام ہین دنیا مین آدمی کی قائم مقام ہین ؛
ایک بھوکون کا پیٹ بھرنا ننگون کی تن پوشی کرنا اگر ہو سکے تو کچھ زمین یا دکان یا سرائے وقف کر جائے کہ اپنے بعد اُسکی آمدنی محتاجون کے کام آئے ؛

سخاوت ایک عجیب صفت ہی کہ جسمین ہو اُسپر ہمیشہ خدا کی رحمت ہی سخی ہر جگہ فتح پاتا ہی بخیل ہر وقت زک اُٹھاتا ہی بقول شخصے سخی کا ہر جگہ بول بالا ہی سوم کمبخت کا مُنھ کالا ہی سخی کا ہر شخص بے واسطے ذکر کرتا ہی بخیل کا انسان نام لیتے ڈرتا ہی ٭

لمؤلفہ

سخی لاریب محبوب خدا ہی — سخی پر فضل حق لاانتہا ہی
سخی ہر حال مین ہی شاد و خرم — سخی کی آرزو حاصل ہی ہر دم
سخی کا نام وردِ ہر زبان ہی — سخی پر مہربان ہر کس بجان ہی

خیال کرو کہ حاتم سخی نے ہمکو کیا دیدیا ہی اور قارون کمبخت نے ہمارا کیا چھین لیا ہی جو حاتم کی ہر وقت صفت و ثنا ہی اور قارون پر لعنت و تبرا ہی صرف وہ اپنی سخاوت سے سب کے نزدیک نیکنام ہی اور وہ دوسرا اپنی کنجوسی مکھی چوسی سے ناکام ہی ٭

لمؤلفہ

جو سخاوت کرے گا دنیا مین — نیکنامی سے ہوگا وہ مشہور
اور جو کم بخت ہی بخیل کوئی — لعنت اُسپر کریگی خلق ضرور

روایت سخاوت جنت مین ایک درخت کا نام ہی دریاے رضاے الٰہی کے کنارے اُسکو قیام ہی شاخین اُسکی خوش خوئی پتے اُسکے حق تعالے کی رضاجوئی پھول اُسکے نیکنامی پھل اُسکے خیر انجامی ٭

لمؤلفہ

سخاوت واہ وا کیا نونہال باغ جنت ہی — جو ہو اُسکا نگہبان مظہر عز و شرافت ہی

حکایت ایک شخص نے چند ہزار دینار حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت سراپا برکت مین نذر کیے آپ نے سخاوت کی راہ سے اُسی وقت للہ بانٹ دیے ایک لونڈی نے عرض کیا کہ حضور کچھ روزہ کی افطاری کے واسطے بھی رکھا ہی فرمایا اسوقت

خوش خوئی اور خوش خلقی ایک لعل بے بہا ہی اسکا خریدار جا بجا ہی خوشخو ہر شخص کا پیارا ہی ایک عالم کی آنکھون کا تارا ہی خوش خوئی بزرگی کا نشان ہی یہ عادت انبیا اولیا کی پہچان ہی ہنستی پیشانی اقبال و دولت کی نشانی ہی بسورتی صورت منونہ قہر ربانی ہی ہر شخص اُسکی صورت دیکھ کے نفرت کرتا ہی اُس سے بات کرتے جی ڈرتا ہی جو میان بی بی آپس مین ہنسی خوشی رہتے ہین ہر جگہ اونکی واہ واہ ہی ہر شخص کو اُنسے ملنے کی چاہ ہی تُرشروئی کم بختی کا نشان ہی ناک چڑھا آدمی مثل شیطان ہی ❊

لمؤلفہ

خوش خلقی ہوتی ہی مقبول جہان — ہی شگفتہ روسے ہر کس شادمان
حسن یوسف خوبیِ انسان نہین — خوے خوش ہی فخر انسان بالیقین

فائدہ عورت کو چاہیے کہ اپنے خاوند سے ہنس کے بات کرے اگر کوئی کام اپنی مرضی کے خلاف بھی ہوا ہو تو اُسکے پیچھے نہ پڑے اگر ہر وقت چائین چائین مچائے جائیگی اُس بیچارے کی جان ضیق مین پڑ جائیگی جب اُسکی بدخوئی سے عاری ہو جائیگا مجبور ہو کے اُس سے ہاتھ اُٹھائیگا دھتا بتائیگا پھر پچھتائیگی پڑی جھک ماریگی اپنا سر کھائیگی ❊

لمؤلفہ

خوے بد عورت کے حق مین زہر ہی — ترشرو عورت خدا کا قہر ہی
ہی وہ شوہر کے لیے آزار جان — دے خدا دیدار سے اُسکے امان

نوان سبق سخاوت کے بیان مین

امیرزادی س

اتوجی آپکی برکت سے خوش خوئی کے صفات تو بخوبی لونڈی کو معلوم ہوے اب امیدوار ہی کہ کچھ سخاوت کا حال بیان فرمائیے ❊

اتوجی ج

امیرزادی ہں

اَنّو جی بدگوئی اور عیب جوئی کی برائیان تو سنکے جی لرزگیا اب امید وار ہون کہ کچھ خاموشی اور کم سخنی کے فائدے بیان فرمائیے ؎

اَنّو جی ج

خاموشی عقلمندی کا نشان ہی چٹر بٹر چٹر پٹر باتین کرنے والا محض نادان ہی زیادہ گو عورت ہر وقت دھوکھا کھاتی ہی ہر جگہ ہنسی جاتی ہی اگر بہو بیٹی اس بات کو عمل مین نہ لائیگی ساس نندون کے طعنے کھائیگی ؎

حدیث مین آیا ہی کہ بیفائدہ باتین نکرنا اور خاموش رہنا بھی ایک طرح کی عبادت ہی دین و دنیا کے رنج و غم سے وسیلۂ نجات و سلامت ہی کیونکہ سب بلائین بولنے ہی سے پیدا ہوتی ہین آدمی کو دارین سے کھوتی ہین ؎

لمؤلفہ

سنگ و آہن کی طرح ہی یہ زبان	ہر گھڑی ہر حال مین آتش فشان
گھر کے گھر ہین کر دیے اسنے خراب	ایک عالم کے کیا دلکو کباب

فائدہ جب دو آدمی آپس مین باتین کرتے ہون تو اُنکے درمیان مین دخل دینا محض نادانی ہی حماقت کی نشانی ہی جو عورت ایسا کریگی ٹوکی جائیگی چار عورتون مین کھسیانی ہوگی اپنا سا مُنھ لے کے رہجائیگی ؎

آٹھوان سبق خوشخوئی کے بیان مین

امیرزادی ہں

اَنّو جی خاموشی کا حال تو بخوبی معلوم ہوا اب امید وار ہون کہ کچھ خوش خوئی کے اوصاف بھی بیان فرمائیے ؎

اَنّو جی ج

کہ تمھارے دروازے کی دہلیز مین فتور ہی اسکا بدل ڈالنا ضرور ہی حضرت اسمعیل نے یہ بات سُنتے ہی فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد ماجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور میرے دروازے کی دہلیز تو ہی شاید اُنھون نے تیرے اخلاق مین کچھ فتور پایا تیری تبدیلی کا حکم لگایا اب مجکو تیرا چھوڑنا ضروری ہی مین محض بے اختیار ہون مقام مجبوری ہی ذرا خواب خرگوش سے بیدار ہو اپنا چلتا دھندہا لے اور فکر مین نہ پڑ تھوڑے دنون کے بعد حضرت ابراہیم پھر بیٹے کے گھر تشریف لائے اُنکی دوسری بہو بزرگ جان کے بڑی تعظیم وتکریم سے پیش آئین جو کھانا وقت پر حاضر تھا حضرت کے آگے لائین حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ کہو تمھاری روزی روزگار کا کیا نقشہ ہی خوش ہوکے جواب دیا کہ آپکی دعا سے ہر طرح سے فضل خدا ہی اُسکے دربخانے مین لاکھ لاکھ شکر ہی کہ بے منت وآرزو کسی مخلوق کے حضرت اسمعیل ہر روز شکار کر لاتے ہین ہم آب زمزم مین پکا کے خوشی خوشی کھاتے ہین حضرت ابراہیم اپنی بہو کی یہ عادت دیکھکے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جب تمھارا شوہر آئے تو ہمارا سلام کہنا اور یہ مبارکباد دینا کہ اب تمھارے دروازے کی دہلیز بہت خوب ہی ہمکو نہایت محبوب ہی شکر خدا بجا لاؤ اُسکی دلداری سے ہرگز ہرگز باز نہ آؤ القصہ جب حضرت اسمعیل گھر مین تشریف لائے تب اُنکی بی بی نے سب حال بیان کیا سلام وپیغام کہدیا حضرت اسمعیل نے بہت خوشی سے فرمایا کہ وہ حضرت میرے پدر بزرگوار تھے اُنھون نے تمھاری سفارش کی ہی دروازے کی دہلیز سے تمھین کو مشابہت دی ہی پس مجکو بدل وجان اُنکی فرمان برداری منظور ہی تمھاری خاطرداری ضرور ہی ❊

لمؤلفہ

جو کہ عورت عاقل وہشیار ہی
گرچہ شوہر ہو سراپا شور وشر
ہر طرح شوہر کی تابعدار ہی
کرکے اغماض عیب سے دیکھے ہنر

ساتوان سبق خاموشی اور کم گوئی کے بیان مین

کسی کی بدی تو نکر عیب ہی		کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہی	

فائدہ بہو بیٹی کو چاہیے کہ سُسرال کی بُرائی میکے مین اور میکے کی سُسرال مین ہرگز نکرے ادھر اُدھر کی لگائی بجھائی مین نرہے جو کمبخت ایسا کریگی بلا مین پڑیگی نیک بخت وہ ہی جو دونون کُل کی للج رکھے دونون جگہ کی بھلائی اپنی نیک بختی سمجھے اور اپنے خاوند کا گلہ شکوہ کسی اپنے بیگانے سے کرنا بہت بُری بات ہی باعث ظہور گوناگون آفات ہی جس کمبخت کا یہ کام ہی وہ دونون جہان مین خراب و بدنام ہی خاوند اگر جہان بھر کا بُرا اور بدمزاج اور نکھٹو ہو لیکن عورت کو اُسی کا دم بھرنا چاہیے اور ہر صورت مین اُسکی تعریف کرنا چاہیے ؛

لمؤلفہ

بدی دشمن کی بھی ہرگز نکرنا		بُری یہ بات ہی تم اس سے ڈرنا	
یہ دنیا بھر کے عیبون سے ہی بدتر		گنہ اس سے نہین ہی کوئی بڑھکر	

حکایت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل کے دیکھنے واسطے اُنکے مکان پر تشریف لے گئے صاحبزادے کو نہ پایا بہو سے دریافت فرمایا اُنھون نے ناک بھون سکوڑ کے جواب دیا کہ روزی کی تلاش مین جنگل کی طرف گئے ہین اگر کچھ شکار ہاتھ لگا تو لاوینگے ورنہ شام کو خالی ہاتھ جھلاتے آوینگے ملا تو روزی ہی نہین تو روزہ ہی حضرت ابراہیم کو اُسکا یہ کلام بہت ناپسند آیا اور اپنے دل مین فرمایا کہ یہ عورت بڑی ناشکری ہی سراسر بُرائیون سے بھری ہی ہر شخص سے اپنے خاوند کا گلہ کرتی ہی خدا سے نہین ڈرتی ہی اُس سے فرمایا کہ جب تمھارا شوہر آئے تو ہمارا سلام اور یہ پیغام کہدینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالو یہ نہایت خراب ہی ہمارے نزدیک اسکا رکھنا بالکل ناصواب ہی غرض جب حضرت اسمعیل دولتخانے پر تشریف لائے تو بی بی سے پوچھا کہ کوئی آیا تھا اُسنے کہا ہان ایک بڈھا مرد آیا تھا تمکو سلام کہ گیا ہی اور یہ پیغام دیگیا ہی

ہنسی دل لگی کرنا بہت بُری بات ہی سراسر واہیات ہی اگر کوئی لڑکی کسی بڑی بوڑھی سے ہنسیگی تو وہ ناراض ہو جائیگی لڑکی ضرور بے ادب کہلائیگی اور جو کوئی جوان کسی لڑکی سے یا بی بی اپنی لونڈی سے دل لگی اختیار کریگی وہ پیر کی جوتی سر پر آئیگی رفتہ رفتہ اُس نگوری کا دماغ آسمان پر چڑھ جائیگا اسکا مرتبہ خاک مین ملجائیگا اور اگر برابر والی سے ہنسی ٹھٹھہ ہی تو بھی خواہ مخواہ ایک دن دال روٹی بٹنا رکھا ہی سیکڑون جا سنا ہی کہ دل لگی کرتے کرتے دوست دلی دشمن جانی ہوگئے ہنسی ہنسی مین سیکڑون گھر کھو گئے ؞

لمؤلفہ

دل لگی ہوتی ہی فساد کا گھر
دل لگی سب وقار کھوتی ہی
سیکڑون کوس اس سے دور رہو

اس سے ڈرتے رہو بڑا ہی خطر
یہ چھچھورون کی وضع ہوتی ہی
ایسی عادت سے تم نفور رہو

چھٹا سبق بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان مین

امیر زادی

آتو جی ہنسی دل لگی کی قباحتین تو بخوبی معلوم ہوئین اب امیدوار ہون کہ بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان بیان فرمائیے ؞

آتو جی

بدگوئی اور عیب جوئی بری بلا ہی عورت کے حق مین یہ ایک غضب خدا ہی اللہ تعالے کل جہان کی بہو بیٹیون کو اس سے بچائے یہ مردار عادت اُنکی پرچھائین تک نہ پائے قرآن مجید و حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی کسی کی بدگوئی زبان پر لاتا ہی وہ گویا اپنے مرے بھائی کا گوشت کھاتا ہی الغرض یہ کمبخت عادت سب بری عادتون سے بری ہی قرآن اور حدیث مین اسکی برائی بھری ہی ؞

بیت

چوتھا سبق راستی کے بیان مین

امیر زادی س

آتو جی آپکی مہربانی سے عبادت کی کیفیت تو بخوبی معلوم ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھہ راستی کے اوصاف بھی بیان فرمائیے ❊

آتو جی ج

راستی ایک عالم کو پسند ہی سچا آدمی ہر جگہ ارجمند ہی سب کے نزدیک صاحب اعتبار ہی دونون جہان مین اسکا بیڑا پار ہی قرآن شریف مین جابجا سچے لوگون کی تعریف آئی ہی پیغمبر صاحب نے بھی سیکڑون جگہ انکی مدح فرمائی ہی بزرگون کا قول ہی کہ راستی سب عبادتون کی جان ہی بلکہ اصل ایمان ہی جو آدمی جھوٹھا بد قول ہی اُسکا ایمان بیشک ڈانواڈول ہی نہ ہندو ہی نہ مسلمان بلکہ خاصا بے ایمان ہی نہ الی الذی نہ اولی الذی دنیا مین نکو آخرت مین سیاہ رو بقول شخصے نہ راہ کا نہ باٹ کا دھوبی کا کُتا گھر کا نہ گھاٹ کا ❊

لمؤلفہ

راستی اپر راستی اے ہوشیار — راستی ہی کرتی ہی ذی اعتبار
راستی کا جو کوئی پابند ہی — دین و دنیا مین وہی خرسند ہی
آدمی کو کذب کرتا ہی ذلیل — ہی یہی عادت شقاوت کی دلیل
جو ہی کاذب دو جہان مین خوار ہی — جھوٹھے لوگون پر خدا کی مار ہی

پانچوان سبق ہنسی دل لگی کے نقصان مین

امیر زادی س

آتو جی آپکی نوازش سے راستی کے فائدے تو معلوم ہوئے اب امید ہی کہ کچھہ ہنسی دل لگی کے نقصان اور قباحتین بھی بیان فرمائیے ❊

آتو جی ج

بھر اپناتا توکسکا اختیار تھا اندھا تو لاپیدا کرتا تو کسکو انکار تھا اگر ابھی دور پا شیطان کے کان بہرے ایک عضو مین فتور ہو تو چین و آرام دل سے دور ہو *

لمؤلفہ

ہمین وہ نعمتین بخشین کرم سے ۔ کہ شکر اُسکا نہین ممکن ہی ہمسے

اگر ہر بال بھی تن پر زبان ہو ۔ کہان افضال کا اُسکے بیان ہو

حکایت ایک بہشت کی بی بی ہماری پیر بہن کی یہ دائمی عادت تھی کہ رات کو نفس سے فرماتین کہ یہ آخری رات ہی جہانتک عبادت کرنا ہو کرلے کل دنیا سے کوچ کرجائیگی ہاتھ ملکے رہجائیگی سواے حسرت و افسوس کے اور کچھ نہ لیجائیگی خدا کو کیا مُنھ دکھائیگی جب تمام رات عبادت مین بسر ہوجاتی تھی اور نماز فجر کی نوبت آتی تھی تو نفس سے فرماتی تھین کہ بھلا یہ رات تو ٹل گئی خدا خدا کرکے نکل گئی مگر آج دن کو کام تمام ہی عبادت جسقدر کیجاے کرلے ورنہ قیامت کے دن خوار و بدنام ہی الغرض اسیطرح نفس کو مثل ضدی لڑکے کے بہلاتی تھین اور شب و روز عبادت مین بسر فرماتی تھین جب غنودگی بہت ستاتی تھی تو یہ بیت اُنھین یاد آجاتی تھی *

بیت

جاگنا ہو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے ۔ پھر پڑا سویا کریگا خاک کے سایہ تلے

فائدہ عابدہ کے یہ معنی نہین ہین کہ بالکل گھر بار چھوڑ کے فقیرنی ہوجاے کار و بار گھر گرستی مین ہاتھ نہ لگائے بال بچے بالون مین رہنا اور عبادت کرنا بڑا کمال ہی اور دنیا چھوڑ کے عبادت کرنا آسان ہی کچھ ایسا نہین محال ہی آدمی کو چاہیے کہ دست با کار رہے اور دل با خداوند گار رہے *

لمؤلفہ

ہی وہی آدمی بڑا ہُشیار ۔ جو کہ ہو دل بیار دست بکار

اُسپر خدا کی مہر کی نظر ہی اللہ تعالے کے در بخشانے مین لاکھ لاکھ شکر ہی کہ اُسی نے اپنی مہربانی سے ایسے نیکذات فرشتہ صفات کو میرا خاوند بنایا مجکو اُسکی لونڈی گری سے ممتاز فرمایا واہ کیا نیک بی بی تھی حق تعالے حضرت بی بی خاتون جنت کے صدقے مین کُل جہان کی بہو بیٹیون کو یہ درجہ عنایت فرمائے اسی راستے پر چلائے ؎

لمؤلفہ

وہی ہی دین و دنیا مین نیکنام عورتون مین ہی وہی بس خوبتر	زیورِ عصمت سے جو ہی شادکام پارسائی جسکو ہو مدِ نظر

تیسرا سبق عبادت کے بیان مین

امیرزادی

آتو جی عصمت اور پارسائی کا بیان سُن کے مین نہایت فیض یاب ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ عبادت کا حال بھی بیان فرمائیے ؎

آتوجی

اللہ تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ مین نے جن و انسان کو خاص اپنی عبادت کے لیے بنایا ہی پس انسان کو دن اور رات اُسکی عبادت مین دل سے مشغول رہنا ضرور ہی غفلت و بیہودگی مین بسر کرنا دانائی سے دور ہی اور انسان اللہ تعالے کا بندہ ہی اور مالک اُسی غلام سے خوش رہتا ہی جو ہر وقت تہ دل سے خدمت بجالائے سرکار کے کام سے جی نہ چرائے دیکھو اگر کوئی تمھاری ماما اصیل لونڈی باندی تمھارے کام مین قصور کرتی ہی تو تمکو کسقدر غصہ آتا ہی کیسا جی جھنجھلاتا ہی پس خیال کرو کہ تم بھی اسیطرح جب اپنے مالک کی بندگی مین قصور کروگی تو قیامت کے دن کیسے عذاب مین پڑوگی آدمی کو چاہیے کہ ہر دم اپنے پروردگار کے لطف و کرم کو خیال مین لائے اور ایک دم اُسکی عبادت اور بندگی سے باہر نہ آئے کہ اُسنے کیا کیا مرحمت فرمایا ہی تندرست اور توانا بنایا ہی اگر گونگا

خاوند سے بیڑ بیڑ باتین کرے قہقہہ مار کے ہنسے جو میان بی بی اپنے بزرگون کا ادب بجا لاتے ہین وہ بڑے بختاور رہین اور جو کمبخت بے ادب ہین وہ کم بختی کا گھر ہین بموجب مثل با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب ؎

دوسرا سبق عصمت اور پارسائی کے بیان مین امیر زادی س

انو جی حیا کے اوصاف زبان مبارک سے سُن کے بخوبی آگاہی حاصل ہوئی اب امیدوار ہون کہ کچھ عصمت اور پارسائی کا حال بیان فرمایئے ؎

آتو جی ج

عصمت و پارسائی بڑی دولت ہے پارسا آدمی کونین مین صاحب جاہ و منزلت ہے اور پارسائی کے یہ معنی ہین کہ باوجود قدرت کے بُرے کامون سے پرہیز کرے خدا کے غضب سے ڈرے اپنا رویان تک غیر مرد کو نہ دکھائے شوہر کی بے مرضی گھر سے قدم باہر نہ لے جائے اگر خود خوش نکچی اور خاوند نہایت بدصورت ہو تو بھی شکر جناب باری ادا کرنا سزا ہے اُسکی اطاعت اور فرمان برداری بجا لانا حکم خدا ہے ؎

لمؤلفہ

نیک دنیا مین ہے وہی عورت	جو ہے پابند رشتۂ عصمت
جو کہ موصوف پارسائی ہے	مہبطِ رحمتِ خدائی ہے

حکایت ایک نیک بخت بی بی ہمارے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی مرید حسن و جمال مین یکتا نور کا پتلا اور اُنکا خاوند نہایت بدصورت دیو کی مورت کالا کولا تنبا کو کا پنڈا اُنکی ایک پڑوسن شیطان کی بڑی بہن نے پوچھا کہ بھلا تجھ ایسی پری کا اس کالے دیو کی صحبت مین کیونکر جی لگتا ہے تعجب کی جا ہے اُس نیک بی بی کو یہ بات واہیات سُن کے بہت غصہ آیا مارے غیظ کے تمام بدن تھرّایا جواب دیا کہ میرا میان فرشتہ سیر ہے

بنی آدم ہی باعث انتظام عالم ہی اگر شرم ولحاظ کا پردہ درمیان سے اُٹھ جاتا تو کوئی کسی کو خیال مین نہ لاتا آدمی مثل جانورون کے ہو جاتے جو جی مین آتا عمل مین لاتے شرم کے فائدے دیکھو کہ والدین اور آقا اپنی بزرگی کے لحاظ سے بیٹی بیٹا لونڈی غلام کی پرورش کرتے ہین مُفت خدا اُنکے پیچھے مرتے ہین اور اولاد و خدمتی خردی کے لحاظ سے والدین اور آقا کی خدمت بجان و دل بجا لاتے ہین تا دم زیست اُنکی اطاعت اور فرمان برداری سے باہر نہین آتے ہین میان بی بی مین بھی پاس ولحاظ کی وجہ سے باہم کام چلتا ہی الغرض بھائی برادر اپنے بیگانے ران پڑوس امیر فقیر بادشاہ وزیر دنیا بھر کا کارخانہ اسی سے نکلتا ہی بعضا کام ایسا ہوتا ہی کہ ہر چند اُسکے کرنے کو جی نہین چاہتا ہی صرف چار آدمیون کے لحاظ سے عمل مین آتا ہی ؁

لمؤلفہ

حیا سے انتظام دو جہان ہی
منور اس سے یہ کون و مکان ہی
حیا و شرم سے انسان ہی ممتاز
حیا کرتی ہی ایمان سے سرافراز
اگر رسم حیا اُٹھے جہان سے
ابھی دم بھر مین نظم خلق بگڑے

حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسوقت بندہ گنہگار اپنے گناہون سے شرماتا ہی خداوند کریم کو اُسپر رحم آتا ہی شرمساری سبب رستگاری ہوتی ہی آب رحمت آلہی سے کثافت معاصی کو دھوتی ہی

لمؤلفہ

ہو کے عصیان سے منفعل عاصی
جس گھڑی زار زار روتا ہی
جوش مین آ کے ابر رحمت حق
سب کثافت کو صاف دھوتا ہی

فائدہ بعضی باتین ایسی ہین کہ ہر چند شرع کی رد سے اُنکا کرنا روا ہی مگر شرم ولحاظ کی وجہ سے اُنکا نکرنا احسن واولیٰ ہی مثلاً جوان لڑکی اپنے مان باپ سے یہ کہے کہ میرا بیاہ کر دو یا بیاہی تھا ہی لڑکی کہے مجھے میری سسرال بھیجدو یا مان باپ کے روبرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول عورتون کی تہذیب مین

پہلا سبق حیا کے بیان مین

ایک آتوجی صاحبہ ایک محل مین ایک امیرزادی کو پڑھاتی تھین ادب قاعدے بصورت احسن تعلیم فرماتی تھین اتفاقاً ایک روز امیرزادی کی اوڑھنی سر سے سرک گئی آتوجی کی نظر پڑی نہایت خفا ہوئین اور یون فرمانے لگین کہ لڑکی نام خدا باوجودیکہ تجکو انگنا سال ہی مگر ابھی تک نہ شرم ہی نہ لحاظ ہی اپنے بدن تک کا نہین خیال ہی امیرزادی نے یہ خطاب پرعتاب سُنکے مارے غیرت کے سر جُھکا لیا اور اوڑھنی کو سر پر چڑھا لیا تھوڑی دیر کے بعد امیرزادی نے دست بستہ آتوجی سے عرض کیا کہ کنیز امیدوار ہی کہ کچھ شرم وحیا کا بیان فرمائیے خوش خوئی اور شایستگی کی تفصیل اس ناچیز کو بتلائیے کہ حتے المقدور اُنکو عمل مین لائے بیوقوفی اور نادانی سے باز آئے۔

آتوجی ج

شرم وحیا بڑی چیز ہی باحیا شرمیلا آدمی سارے جہان کو عزیز ہی بلکہ یہ خصلت فخر

ملک فکر و حدس سے یہ ہی کہ جسوقت اس مختصر کو ملاحظہ فرمائین اس خیال سے بھی باز نہ آئین کہ اس کتاب مین بالکل لکھنوی عورتون کی بول چال ہی سر تا پا اُنھین کے محاورات سے مالامال ہی پس اس صورت مین اگر کوئی غلطی وقوع مین آئی ہو تو عیب پوشی کرنا سزاوار ہی کیونکہ عیب پوشی خود حق تعالے کا کردار ہی اُسیکا نام ستار ہی **بیت**

دو کونش یکے قطرہ در بحر علم	گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم

بفحوائے تخلقوا باخلاق اللہ پردہ پوشی انسان پر لازم ہی ورنہ بروز جزا پشیمان و نادم ہی
(معنی اخلاق اختیار کرو)
اور ہر انسان سراپا نسیان و خطا ہی وہ کون بشر ہی جو اس عیب سے پاک و مبرا ہی **لمؤلفہ**

آدمی سے نہی کچھ تا شیر پیا	ہوتی ہی اُس سے خوامخواہ خطا

اللہ تعالے بطفیل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نسخے کو مفید انام فرمائے مقبول خاص و عام بنائے اور مؤلف کو عذاب آخرت سے محفوظ رکھے اپنی ہی محبت کے نشے مین شاد و محظوظ رکھے بمنہ و کرمہ

قطعۂ تاریخ ہجری نبوی صلعم

ہوا تالیف جسدم یہ رسالہ	کہ دانا عورتون کا رہنما ہی
تو ہجری سال ڈھونڈھا شیفتہ نے	کہا دل نے یہ تہذیب النسا ہی

۱۲۰۹ھ

و فارسی مدرسۂ دار السرور بلرام پور ابن مولوی نعمت اللہ صاحب چشتی قادری
لکھنوی عفی اللہ عنہما نے بعد از تصنیف انشاے فصاحت آفرین و اخلاق شیفتہ
و سہ نثر شیفتہ ہر سہ بزبان فارسی ماہ جنوری ۱۸۸۳ع مین کتاب کیمیاے حکمت
بزبان اُردو حسب الحکم جناب فیضمآب ارسطو فطرت فلاطون فطنت زبدۂ امراے
نامدار قدوۂ روساے والا تبار منبع سخا و کرم منہل رافت اتم فصاحت فرجام
بلاغت نظام نکتہ رس صبح نفس جادو سخن قدردان ہر علم و فن جملہ علوم مین طاق
علامۂ آفاق صفات جمیلہ سے معمور اخلاق حمیدہ مین مشہور فضل و عطا کے بانی
مبانی جود و سخا مین حاتم ثانی سرداروں کے سردار رئیس ذوی الاقتدار خصائل
پسندیدہ سے پُر کالن اے آربرونگ صاحب بہادر ایم اے
ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودھ دام اقبالہ و ابد جلالہ تالیف کی
اور جناب موصوف نے ازراہ قدردانی قبول فرمائی رئیس المطابع منشی نولکشور صاحب مین
چھپوائی اور کمترین کو حق تالیف عطا فرما کے مالا مال کیا غم و اندوہ دنیوی سے
فارغ البال کیا اُسوقت جناب مولوی صاحب کرم فرماے نیازمندان مصدر
فضل و احسان عالم نحریر فاضل عدیم النظیر علوم ادبیہ مین یکتا فنون انگریزیہ مین
بیمثل و ہمتا پیشواے علماے دہر مقتداے فضلاے عصر وحید الزمن مولوی
ابو الحسن صاحب مترجم محکمۂ ڈائرکٹری دام الطافہ نے فرمایا کہ اگر ایک کتاب
نہایت سلیس خاطر انیس عورتوں کے روزمرہ بول چال مین متضمن اخلاق حمیدہ
و اطوار پسندیدہ و دیگر امور خانگی جو عورتوں کے حق مین مفید ہوں تصنیف و تالیف
ہو کر نذر خادمان صاحب ذیشان ہو کیا عجب کہ پسند ہو کے مجاریۂ مدرسۂ نسوان ہو
لہذا خاکسار نے قلم برداشتہ یہ رسالہ تالیف کیا جو رطب و یابس ذہن ناقص مین آیا
لکھ دیا خدا کرے پسند حضور ہو و در دور مشہور ہو امید ناظرین دقیقہ رس اور مالکان

فہرست تہذیب النسا

نمبر مضمون	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ ابتدا
۱	باب اول عورتون کی تہذیب مین	۴
۱	سبق حیا کے بیان مین	″
۲	سبق عصمت اور پارسائی کے بیان مین	۶
۳	سبق عبادت کے بیان مین	۷
۴	سبق راستی کے بیان مین	۹
۵	سبق ہنسی دل لگی کے نقصانون مین	″
۶	سبق بدگوئی اور عیب جوئی کے نقصان مین	۱۰
۷	سبق خاموشی اور کم گوئی کے بیان مین	۱۲
۸	سبق خوشخوئی کے بیان مین	۱۳
۹	سبق سخاوت کے بیان مین	۱۴
۱۰	سبق صدقے اور خیرات کے بیان مین	۱۶
۱۱	سبق انجام اندیشی کے بیان مین	۱۸
۱۲	سبق زیادہ سونے کے نقصان مین	۲۱
۱۳	سبق صبر کے بیان مین	۲۲
۱۴	سبق توکل کے بیان مین	۲۴
۱۵	سبق رازداری اور عیب پوشی کے بیان مین	۲۶
۱۶	سبق رعایت حقوق کے بیان مین	۲۷
۱۷	سبق حمیت کے بیان مین	۲۹

Tahzibul Nisaw
INDIAN INSTITUTE

تہذیب النسا

جسمین عورتون کی تہذیب اخلاق وآداب حسن معاشرت وضوابط انصرام امور
خانہ داری ودیگر نصائح مفیدہ وحکایات پسندیدہ وطریقۂ نشست وبرخاست و
قواعد تربیت اولاد وغیرہ مندرج ہین کہ جسکے مطالعے سے زنان نوآموز کو فوائد
صلاح دارین حاصل ہون

برائے نذر

جناب فضائل مآب فواضل نصاب ہنرگستر علم پرور
صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی وشمالی واودھ

زبان اردو مین مطابق محاورۂ نسوان مولوی اوحد الدین احمد صاحب
متخلص بشیفتہ لکھنوی مدرس عربی وفارسی مدرسۂ بلرامپور نے
تصنیف وتالیف کی ۱۸۷۳ع مین

واسطے افادۂ طلبا مدارس ومکاتب سررشتۂ تعلیم صوبۂ اودھ

بار سوم سنہ ۱۸۸۲ع

مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوئی

Tahzīb al-nisā .

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.